احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 20 دسمبر 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 20 دسمبر 2002ء 15 شوال 1423 ہجری - 20 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 288

عقل اور دین

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

اَلعَقلُ اَصلُ دِینِي

عقل میرے دین کی بنیاد ہے۔

(الشفاء - قاضی عیاض - جلد اول ص 85)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اولوالالباب اور عقل سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جلشانہ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔ یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ عقل و دانش ایسی چیزیں ہیں جو یونہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ نہیں۔

بلکہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نور الٰہی سے دیکھتا ہے۔ صحیح فراست اور حقیقی دانش جیسا میں نے ابھی کہا۔ کبھی نصیب نہیں ہو سکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔

اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو۔ تدبر اور فکر کے لئے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتاب مکنون اور قرآن کریم میں فکر کرو اور پارسا طبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لوگے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ (-) اس وقت سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تا کہ طرح طرح کے علوم وفنون جو دین کو مدد دیتے ہیں۔ ظاہر ہوں۔

خدا تعالیٰ نے (-) صرف عقل ہی کے عطیہ سے مشرف نہیں فرمایا بلکہ الہام کی روشنی اور نور بھی اس کے ساتھ مرحمت فرمایا ہے۔ ان کو ان راہوں پر نہیں چلنا چاہئے۔ جن پر خشک منطقی اور فلاسفر چلانا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر لسانی قوت غالب ہوتی ہے اور روحانی قویٰ بہت ضعیف ہوتے ہیں۔ دیکھو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں اولی الایدی والابصار فرمایا ہے۔ کہیں اولی الالسنہ نہیں فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کو وہی لوگ پسند ہیں۔ جو بصر اور بصیرت سے خدا کے کام اور کلام کو دیکھتے ہیں اور پھر اس پر عمل کرتے ہیں اور یہ ساری باتیں بجز تزکیہ نفس اور تطہیر قوائے باطنیہ کے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتیں۔

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایت پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ع

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو۔ کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 41-42)

وقف جدید کے شیریں ثمرات

✿ تحریک وقف جدید کا سب سے بڑا مقصد دیہاتی سطح پر احباب جماعت کی تعلیم و تربیت تھا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقف جدید کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''حضرت مصلح موعود نے بشدت محسوس کیا کہ جب تک کوئی ایسی تحریک نہ جاری کی جائے جس کا تعلق خالصۃً دیہاتی تربیت سے ہو اس وقت تک دیہاتی علاقوں میں احمدیت کے مستقبل کے متعلق ہم بے فکر نہیں ہو سکتے۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1985ء از ضمیمہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مقصد تحریک وقف جدید کی بدولت بہت حد تک پورا ہو رہا ہے۔ بانی وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جلسہ سالانہ 1958ء کے موقع پر تحریک وقف جدید کے شیریں ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''اس وقت 90 معلم وقف جدید کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ صیغہ بڑی عمدگی سے کام کر رہا ہے۔'' (الفضل 25 جولائی 1959ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف جدید کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''وقف جدید ابھی 8 سالہ بچہ ہی ہے مگر اس عرصہ میں بہت بابرکت تحریک ثابت ہوئی ہے۔ وقف جدید کے ماتحت جہاں جہاں بھی کام کیا گیا ہے بہت مفید نتائج نکلے ہیں۔'' (الفضل 6 جنوری 1966ء)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ سالانہ 1965ء کے موقع پر کارکنان وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

''وقف جدید کے کارکن بہت اچھا کام کر رہے ہیں (اشاعت دین حق) کیلئے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہے جذبہ۔ وقف جدید والوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ (اشاعت دین حق) کیلئے اتنی علم کی ضرورت نہیں جتنا یہ امر ضروری ہے کہ انسان میں جذبہ موجود ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس بارہ میں بعض (مربیوں) سے بھی بڑھ گئے ہیں۔'' (الفضل 16 جنوری 1966ء)

(ناظم ارشاد وقف جدید)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1953ء ⑤

10 دسمبر حضرت حکیم محمد عبدالصمد صاحب دہلوی رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی وفات (بیعت 1905ء)

11 دسمبر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب صدر شعبہ ریاضی پنجاب یونیورسٹی کو کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے لیکچرر شپ کی پیش کش کی گئی آپ یہ اعزاز حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی تھے۔آپ 11 دسمبر 53ء کو کیمبرج تشریف لے گئے۔

15 دسمبر حضرت شیخ غلام حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی وفات

25 تا 27 دسمبر جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی پانچویں سالانہ کانفرنس بمقام بوگر حضور نے پیغام روانہ فرمایا تھا۔

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔حضور نے خصوصی پیغام دیا جو پاکستانی قافلہ کے امیر چوہدری محمد اسداللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور نے سنایا۔

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ ربوہ پر حضور کے 3 خطابات۔28 دسمبر کو سیر روحانی کے سلسلہ کا خطاب ''عالم روحانی کا نوبت خانہ'' ارشاد فرمایا۔ یہ تقریر 5 گھنٹے جاری رہی جسے ڈاکٹر بدرالدین احمد بورنیو نے ٹیپ پر ریکارڈ کیا۔

متفرق

- اسلامی اصول کی فلاسفی کا امریکی ایڈیشن شائع ہوا۔
- برما میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔
- مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام بیت الفضل لندن نے کرنل ڈگلس سے ملاقات کی۔انہوں نے کہا کہ میں مرزا غلام احمد صاحب کو خدا کا برگزیدہ انسان تسلیم کرتا ہوں۔
- ماہنامہ ریاض کراچی کے ایڈیٹر رئیس احمد جعفری کی درخواست پر حضور نے رسالہ کے مولانا شوکت علی نمبر کے لئے مضمون لکھا۔
- لوائے احمدیت کا نیا کپڑا تیار کرنے کے لئے رفقاء حضرت مسیح موعود کے ذریعہ کپاس کاشت کروائی گئی۔
- کسموں، مشرقی افریقہ میں مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل نے بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا جو اپریل 54ء میں مکمل ہوئی۔
- جامعہ نصرت کی موجودہ مستقل عمارت کے پہلے 4 کمرے تیار ہوئے تو ادارہ اس میں منتقل ہوگیا۔

باعثِ تکمیلِ جہاں

کردار کی عظمت کا نگہبان دیا ہے
سرکارِ ازل نے ہمیں ، قرآن دیا ہے

اقوالِ محمدؐ کی دل آویز چمک نے
انسان کو اک رُتبۂ انسان دیا ہے

آنکھوں کیلئے بخشے ہیں عقبیٰ کے اجالے
سینوں کے لئے جلوۂ ایمان دیا ہے

اک رہبرِ کامل نے رہِ صدق و وفا میں
ہر مرحلۂ مشکل و آسان دیا ہے

سوچو تو کئی غم ہیں یہاں کعبۂ جاں تک
دیکھو تو دلِ بےسر و سامان دیا ہے

ہم لوگ دل و جان سے مرتے ہیں اُسی پر
جینے کا ہمیں جس نے یہ ارمان دیا ہے

صد شکر کہ ہم اس کی محبت سے ہیں مربوط
صد شکر کہ حق نے ہمیں ایقان دیا ہے

دل یادِ محمدؐ میں تڑپتا ہے ہمیشہ
اِک قطرہ بھی آلودۂ طوفان دیا ہے

ثاقبؔ ہوئی تکمیلِ جہاں جس کی نظر سے
اللہ نے ایسا ہمیں انسان دیا ہے

ثاقبؔ زیروی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

ملاقات پروگرام
ریکارڈنگ 11 نومبر 1994ء

سوال: دین میں بیٹا بنا لینے (Adoption) کا کیا طریق ہے؟ اور اس میں بچے اور والدین کے حقوق کی تعیین اور حفاظت کیسے کی گئی ہے؟

جواب: قرآن کریم میں Adoption کے متعلق جو متفرق ارشادات ہیں ان کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے۔ کہ اول Adoptent (متبنّٰی) کے باوجود جو قدرتی، طبعی رشتے ہیں۔ ان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اور خواہ کوئی کسی کو بیٹا بنالے، خواہ کسی کو بہن بھائی بنالے جو چاہیں کریں۔ یہ ایک ظاہری دنیاوی رسم کی بات ہے۔ شرعی قواعد کے رو سے جو تعلقات انسان اور انسان کے درمیان قائم ہونے چاہئیں ان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ یعنی اگر وہ بڑا ہو تو پردے کے احکام حرمت کے احکامات، شادی بیاہ کے احکامات سارے اسی طرح قائم رہیں گے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کو بیٹا بنایا تھا اس لئے اس کی بیٹی سے شادی نہیں ہوسکتی۔ غرضیکہ اس ضمن میں جتنے بھی احکامات کا دائرہ ہے اس سب پر یہ بات وسیع ہے۔

دوسری بات یہ کہ اس کے آباؤ اجداد کا اگر علم ہو تو ان کا نام تبدیل نہیں ہوگا۔ اور Adopt بے شک آپ کریں لیکن اس کا بیٹا نہیں کہلا سکتا۔ اس کے متعلق واضح طور پر قرآن کریم کا حکم ہے۔ کیونکہ دراصل یہ بات اسی دائرے کے اندر آتی ہے کہ تمہیں وہ رشتے تبدیل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جو قانون قدرت نے بنائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

اگر کوئی شخص نامعلوم ہو جس کے آباؤ اجداد کا علم نہ ہو تو اس کے متعلق فرمایا کہ وہ تمہارا بھائی ہے یعنی اپنے میں سے اس کو سمجھو لیکن ساری قوم کا وہ ایک مشترک بھائی سمجھا جائے گا۔ اس کی قوم، ذات الگ معین کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ ایک (مومن) ہے بس اتنا ہی کافی ہے۔ وہ اپنے تشخص، اپنے ذاتی نام اور جہاں رہتا ہے اس حوالے سے پہچانا جاسکتا ہے۔ تو یہ جو فرمایا کہ وہ تمہارا دین میں بھائی ہے۔ اس کی ذات، اس کی قوم، سب کچھ وہی ہے۔ مگر اس کی طرف غلط قوم یا غلط ذات منسوب نہیں کی جائے گی۔

قانون وراثت

جہاں تک وراثت کے قانون کا تعلق ہے وہ بھی اپنی جگہ اسی طرح قائم رہتے ہیں۔ وراثت کے قانون میں ایک پہلو ایسا ہے جو کافی غور طلب ہے کیونکہ بعض رائج باتیں ایسی ہیں جو لوگوں کے خیال پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں قضائی جھگڑے بھی چل پڑتے ہیں۔ ہر انسان اپنی زندگی میں اپنے مال پر تصرف کا حق رکھتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ شرطیں ہیں کہ اپنے کسی ایسے وارث کو کوئی ایسی چیز زیادہ نہیں دے سکتا جو دوسرے وارثوں کو نہ دی گئی ہو۔ یہ جو پہلو ہے یہ بہت تحقیق طلب اور غور طلب ہے کیونکہ اس میں کئی الجھنیں اور مسائل ہیں۔ یہ جھگڑے بھی چل سکتے ہیں کہ اس نے فلاں کی تعلیم پر اتنا خرچ کیا تھا۔ اور ہماری تعلیم پہ اتنا خرچ نہیں کیا اور دوسرے اس کی ملکیت پہ پابندی لگ گئی۔

سوال یہ ہے کہ وراثت کیا ہے؟ وراثت مرنے کے بعد اپنی سب ملکیت کو خدا کے سپرد کرنے کا نام ہے یا مرنے سے پہلے اس ملکیت کو بعض قوانین کے یعنی وراثت کے قوانین کے تابع کرنے کا نام ہے۔ یہ بہت بنیادی اصول ہے۔ اس کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں بعض لوگ اپنی زندگی میں جو اپنی جائیداد کسی کو دے دیتے ہیں۔ اس پر اعتراض اٹھائے جاتے ہیں، جھگڑے چلائے جاتے ہیں۔ حالانکہ ذاتی طور پر میرا رجحان یہی ہے اور اس معاملے میں مجھے کبھی شک نہیں ہوا کہ ہر انسان اپنی زندگی میں اپنی جائیداد پر تصرف کا حق رکھتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس کے تصرف میں یہ ثابت ہو کہ اس نے عمداً بددیانتی کے ساتھ کسی پر ظلم کرنے کی خاطر اس جائیداد کو ایسی جگہ پھینک دیا ہے کہ جو جائز حق دوسرے کا تھا وہ اس سے محروم ہو گیا۔ مثلاً دین کے معاملے میں جب 1/3 کہا جاتا ہے تو اس صورت میں کچھ پابندیاں لازماً اس صورتحال پر اثر انداز ہو جاتی ہیں۔ اول مثلاً ایک شخص اپنی بیوی بچوں کا خیال نہیں رکھتا اور غیروں کو دے دیتا ہے اور اس میں دین بھی شامل ہے تو کس حد تک دے سکتا ہے۔ اس کے متعلق 1/3 کی شرط معلوم ہوتی ہے یعنی رائج ہے اس کی گہری سند کیا ہے۔ قرآن نے کہاں 1/3 کی حد لگائی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صورتوں میں دین کے لئے پورا بھی قبول فرمایا ہے۔ بعض صورتوں میں آدھا بھی کیا ہے۔ تو اس پر پھر کیا شرعی فتویٰ صادر ہوگا۔ یہ دیکھنے والی باتیں ہیں۔ پھر یہ تو فرمایا کہ اولاد کا حق چھین کر دوسرے کو نہ دو۔ مگر یہ نہیں فرمایا کہ اولاد میں سے کسی ایک کے متعلق کہا جائے کہ تم نے اسپر اتنا خرچ کیا تھا اب چھوٹے پر بھی اتنا ہی کرو، ورنہ وراثت میں وہ حق دار ہو جائے گا۔ ایسی بحثیں احادیث میں میرے علم میں نہیں آئیں۔ اب مجھے یہ پتہ ہے کہ حضرت مصلح موعود نے اپنے حالات کے مطابق اپنی اولاد پر خرچ کیا ہے۔ کسی کو اعلیٰ تعلیم دلوائی کسی کو نسبتاً کم تعلیم دلوائی اور کئی سہولتوں میں آپ حسب حالات فرق کیا کرتے تھے اور آج کل مجلس افتاء حضرت مصلح موعود کے حوالے سے جو باتیں ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے وہ بعض دفعہ آپ کے عمل سے متصادم ہیں۔ یہ عمل جو جاری عمل ہے اس میں تمام اولاد گواہ ہے۔ کسی کو یہ حق نہیں تھا کہ آپ نے فلاں بڑے بیٹے کو کیوں پہاڑ پر بھجوادیا ہمیں مجھے اور دس باقیوں کو کیوں نہ بھجوایا۔ اعتراض کی کسی کو جرأت نہیں تھی۔ اگر کوئی بات کرتا تھا اور حضرت مصلح موعود تک پہنچتی تھی تو اس بات پر سخت ناراض ہوتے تھے۔

سوال یہ ہے کہ کس حد تک مالک کو اپنی زندگی کے دوران جس میں خدا نے اس کو مالک بنایا ہے۔ اس کی ملکیت کے حق اور تصرف سے محروم کیا جاسکتا ہے۔ اگر براہ راست اولاد موجود ہو اور ایک متبنّٰی کو جس کو اس نے بیٹا بنایا ہوا ہے مثلاً، اس کو وہ سب کچھ دے جائے تو یہ ظاہر بات ہے کہ بدنیتی اور شریعت کے جو حقوق اس پر مرنے کے بعد عائد ہوتے ہیں ان سے گریز کی شکل ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ اٹھ سکتا ہے لیکن کس حد تک وہ زندگی میں کسی غیر کو دے سکتا ہے یا نہیں دے سکتا یہ ایک ساری زندگی کا جاری کھیل ہے اس میں دخل اندازی کا حق اگر قضاء کو دیا جائے تو بہت بڑے بڑے فتنے اٹھیں گے جن کا حل ممکن ہی نہیں۔ ساری زندگی کے اس کے حسابات دیکھے جائیں گے اس نے فلاں وقت کسی کو کیا تحفہ دیا تھا، فلاں وقت کتنا دیا تھا۔ دین کو جو پیسہ دیا اس کا ٹوٹل کتنا بنتا ہے اور پیچھے اس نے کتنا چھوڑا۔ یہ ایسے جھگڑے ہیں جو استنباط در استنباط ہوتے ہوتے ایک ایسا مخمصہ بن جائیں گے کہ ان کا پھر کوئی حل نہیں ہوگا۔

اس لئے یہ فیصلے قضاء کو نہیں دارالافتاء کو زیادہ کھلی سوچ کے ساتھ یہ فیصلے کرنے ہیں۔ اور کھلی سوچ کا مطلب یہ ہے کہ بعض دفعہ وہ قرآن کریم کے واضح منطوق کو چھوڑ کر بعض ایسی احادیث کی طرف چلے جاتے ہیں جن کے حالات کی تفصیل موجود نہیں ہے کہ کیوں آنحضورؐ نے یہ فیصلہ فرمایا اور پھر وہ فیصلہ ایک ایسی بزرگ ہستی کے طور پر تھا کہ جس سے یہ مشورہ مانگا گیا اور یہ آپ نے دے دیا یا ایک شرعی فتوے کے طور پر اسے جاری فرمایا ہے۔ یہ سارے ایسے دائرے ہیں جن میں ابہام پایا جاتا ہے تو ایسی صورت میں قرآن کریم سے سند نہ ملے اور احادیث کے ایسے دائرے میں داخل ہوں جن کا بعض قرآن کے عمومی اصولوں سے تصادم ہو۔ یہ بحث ضرور اٹھنی چاہئے کہ بعض اصولوں سے تصادم ہے کہ نہیں۔ یا عمومی تعلیم سے کوئی تصادم دکھائی دیتا ہے کہ نہیں۔ اگر دکھائی دے تو پھر اس حدیث کی چھان بین زیادہ تحقیق احتیاط سے ضروری ہے۔ اور اگر کوئی تصادم نہ ہو اور بعینہ قرآن کی تعلیم کے مطابق ہے تو پھر تو وہ حدیث نہ بھی ہوتی تو عقل سلیم اس مومن کی یہی فتویٰ دیتی پھر اس حدیث کو رد کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ چاہے کمزور بھی ہو ایسی صورت میں حضرت مسیح موعود احترام کے تقاضے کے پیش نظر فرمایا کرتے تھے کہ بے شک قبول کرلو کوئی حرج نہیں۔

چونکہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے اس لئے یہ بحث چھیڑنی ضروری ہے کہ جب تک یہ فیصلہ نہ ہو کہ اپنی زندگی میں ایک انسان کو کس حد تک تصرفات کا حق ہے۔ اس وقت تک یہ فیصلہ مشکل ہے کہ جس کو اس نے اپنا کر کے پالا اور اپنا براہ راست کوئی وارث اور موجود نہیں ہے۔ اپنی زندگی میں وہ اس کو کس حد تک دے سکتا ہے؟ کیوں 1/3 سے زائد نہیں دے سکتا۔ ہاں جب وہ مر جائے گا تو پھر جو بھی اس کا چھوڑا ہوا ہے اس پر ترکے کا اصول چلے گا کہ 1/3 کی وصیت غیر کے لئے بھی کر سکتا ہے اور باقی جتنے ورثاء موجود ہیں قانون کی رو سے ان میں از خود قضاء فیصلہ کرے گی اور ان میں تقسیم کردے گی۔ اس لئے یہ بہت الجھا ہوا سوال ہے۔ اس سے پہلے کچھ اور الجھے ہوئے سوال ہیں جو حل کرنے ضروری ہیں۔ ان کے بغیر ہم صحیح نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے۔

پوتے کی میراث

اب دادا پوتا کا جو مسئلہ ہے اس کی بنیاد دراصل اسی سوال پر ہے۔ بہت لمبی بحثیں ہوئی ہیں ہمارے ہاں مجلس افتاء میں، دیگر کمیٹیوں میں سب جگہ لیکن ایک بات وہ بھول جاتے ہیں کہ جب آپ یہ کہیں کہ زندگی میں کسی کا بیٹا فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس شخص نے موقع ملنے کے باوجود پوتوں کو نہیں دیا تو آپ جب پوتوں کو زبردستی دلوائیں گے تو سوال یہ ہے کہ ماں سے زیادہ چاہے پھپھا کٹنی کہلائے، جس کا جوان بیٹا تھا آنکھوں کے سامنے فوت ہوا اس کو اولاد پر رحم نہیں آ رہا کیا وجہ ہے؟ اگر یہ سوال زندگی میں اٹھے اور پوتوں کی طرف سے اٹھے کہ ہمارے جائز حقوق فلاں وجہ سے نہیں دے رہا چچا اس میں دخل انداز ہیں تو ایک اور مسئلہ

ہے پھر لیکن اگر یہ سوال نہیں اٹھتا اور وہ اپنے مرحوم بیٹے کے بچوں کے حق میں وصیت نہیں کرتا تو از خود کیسے مل جائے گا کیونکہ بنیادی اصول یہی ہے کہ تقسیم مرنے کے بعد ہوتی ہے۔ زندگی میں نہیں ہوتی۔ اور زندگی میں انسان مالک ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ نے اسی اصول کے پیش نظر اس بات میں سختی کی ہے کہ اگر ایک دفعہ آپ نے یہ تسلیم کرلیا کہ ایک انسان اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا مالک نہیں ہے اور اولاد کو یا دوسروں کو Dictate کرنے کا حق ہے تو پھر اس کا نظام ملکیت سارا درہم برہم ہو جائے گا۔ انکم ٹیکس انسپکٹر کے طور پر ہر وقت اس پر بٹھائے جا سکتے ہیں۔ کہ تمہاری کتنی آمد ہوئی تھی تم نے فلاں کو کتنا دیا فلاں کو کتنا دیا ہر ایک کی زندگی عذاب بن جائے گی اس لئے چند پوتوں پر رحم کی خاطر نظام نہیں تبدیل کیا جا سکتا نظام میں دخل اندازی مسئلے حل کم کرے گی اور مسائل زیادہ اٹھائے گی۔

یہ بہت اہم سوال ہے ملکیت کا سوال پہلے طے ہونے والا ہے کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا مالک ہے خدا کو براہ راست جوابدہ ہے کہ نہیں۔ مرنے کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے دیکھنا اگر اس نے وصیت کی ہو اور ٹھیک نہ ہو تو قوم کو پھر حق ہے کہ اس میں دخل اندازی کرکے خدا کی وصیت کے مطابق کردے زندگی میں مجھے کہیں نظر نہیں آیا قرآن کریم کا کوئی حکم کہ اس نے خرچ کیا ہو اور قوم اس میں دخل دے اور اس کو ٹھیک کروائے اس لئے کہ اس کے مال کا تصرف بھی ان اعمال میں سے ہے جس میں اس کو Option ہے۔ اور جس میں وہ خدا کے حضور جوابدہ ہے۔ اس لئے میں یہ نہیں کہہ رہا وہ لازماً جو کچھ بھی کرے اسے کھلی چھٹی ہے۔ زندگی میں جو فیصلے کرتا ہے وہ ان کا ذمہ دار ہے، خدا کے حضور خود جوابدہ ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اس کے اس تصرف کے حق میں جس میں اس کی جوابدہی قائم ہے۔ زبردستی دخل دیا جائے۔ سوائے اس کے کہ قطعی طور پر بعض واضح احکامات کی خلاف ورزی کر رہا ہو۔ جو زندگی سے تعلق رکھتے ہوں نہ کہ مرنے کے بعد سے یہ فرق کرنا پڑے گا۔ زندگی میں جو اس کے احکامات ہیں ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تم یہ نہیں کر سکتے اور یہ کر سکتے ہو۔ اس میں اگر دخل اندازی وہ غلط کرتا ہے تو کیا قوم یا قضا کو اس میں دخل اندازی کا حق ہے کہ نہیں۔ بعض صورتوں میں ہو سکتا ہے۔ جہاں بعض کی حق تلفی ہوئی ہو اور وہ حق تلفی کا دعویدار ہو جائے۔

سوال یہ ہے کہ بچوں اور دور کے ورثاء کو زندگی میں یہ حق ہے کہ اپنے باپ پر مقدمے کرکے اس سے زبردستی چھینیں۔ یہ تو ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کو اس کی گردن پہ ہاتھ ڈال کر باپ کے سپرد فرما دیا کہ جو کچھ تم اور جو کچھ تمہارا ہے وہ اس کا ہے۔ اس کے برعکس مجھے کبھی یہ شکل نظر نہیں آئی کہ باپ کو گریبان سے پکڑ کر بیٹے کے سپرد کر دیا گیا ہو کہ جو کچھ تمہارا ہے وہ تو تمہارا ہے ہی اور تم بھی سب اس کے ہو۔

تو یہ باتیں بھول جاتے ہیں، بعض احادیث قطعی اور واضح ہیں اور بعض قرآن کے واضح اصول ہیں۔ جب تک ان کے ذریعے ملکیت کا تصور یعنی کس حد تک خدا زندگی میں کسی کو مالک بناتا ہے۔ اور اس کی ملکیت میں کسی کو کس حد تک دخل اندازی کا حق ہے۔ یہ فیصلہ نہیں ہوتا اس وقت تک یہ سارے معاملے الجھے رہیں گے اور غلط فیصلے ہوتے چلے جائیں گے۔

پھر زندگی اور موت کے درمیان ملکیت کا فرق کرنا پڑے گا۔ موت کے بعد بھی ملکیت کا کچھ اثر آگے چلتا ہے اور باقی خدا کے حکم کے تابع تقسیم ہوتا ہے۔ خدا کا ملکیت کا جو آخری کامل تصور ہے۔ وہ وہاں عمل دکھاتا ہے تو یہ ساری باتیں جب تک طے نہ ہوں ہم Adopted Son کے متعلق بھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔

میرے نزدیک تو یعنی ذاتی طور پر جو میرا رجحان ہے یہ فتویٰ نہیں ایک شخص اگر اپنے مال کا مالک ہے اگر اس کے متعلق کوئی بدنیتی کسی کے خلاف ثابت نہ ہو اور وہ طبعاً اپنے ایسے شخص کو جو اس کے ساتھ محبت کا تعلق رکھتا ہو اس کی خدمت کرتا ہو۔ اس کے گھر کا ایک جزو بنا ہوا ہو۔ اپنی زندگی میں کچھ دے جاتا ہے کس حد تک دے جاتا ہے۔ یہ فیصلہ کرنا اس کا کام ہے کوئی وجہ نہیں کہ اس کے رستے میں روک ڈالی جائے۔

سوال: ایک مسلم حکومت میں رہنے والے غیر مسلموں کو کس حد تک آزادی ہوتی ہے؟ مثلاً وہ قانونی طور پر اسلامی ملک میں رہتے ہوئے شراب پی سکتا ہے؟

جواب:- یہ جو فیصلہ ہے۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ شرعی احکام کیا ہیں اگر قرآن کریم نے یہ تسلیم کیا ہو اور یہود اور عیسائیوں کو یہ حق دیا ہو کہ تم اپنی شریعت کے مطابق جو چاہو کرو لیکن شریعت پہ عمل کرو تو پھر کس کو حق ہے کہ ان کی شریعت میں اگر کسی چیز کو جائز قرار دیا ہے تو اس کو اپنی شریعت کے تابع حرام قرار دے دے۔ قرآن نے یہ حق دیا ہے اور قطعی طور پر دیا ہے۔ ایک طرف کہتا ہے کہ تم اپنے قول اور فعل میں سے تضاد دور کرو جس چیز پر ایمان لاتے ہو اس پر عمل کرو۔ اور اس کتاب کو تم مانو جس کو تم کہتے ہو کہ خدا کی کتاب ہے۔ اور پھر دوسری طرف سے وہ حق چھین لے یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ ایک یہ اصول ہے۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی بات جو شریعت کے ہاں قطعی طور پر ناجائز ہو اور بعد کے رواج میں داخل ہو گئی ہو اور وہ انسانی حقوق سے متصادم ہو اس صورت میں قانون ساز اداروں کو ایسا قانون بنانا ہوگا جو شریعت کے حوالے سے نہیں بلکہ انسانی حقوق کے حوالے سے بنانا ہوگا اور اس میں مسلمان، سکھ، ہندو عیسائی سارے برابر کے شریک ہوں گے۔ یہ انصاف کی اعلیٰ تعلیم ہے جو قرآن نے دی ہے اس کے مطابق ہوگا۔ مگر شریعت کے حوالے سے کسی چیز کو دوسرے پر نافذ کرنا یہ جائز نہیں۔

اب بہت سے ایسے جرائم ہیں جو سب شریعتوں میں حرام ہیں۔ اس لئے یہ تصادم کا تصور پیدا کرنا ہی بیہودہ اور لغو کوشش ہے مثلاً جھوٹ منع ہے۔ بدکاری منع ہے۔ ہر قسم کے ایسے افعال جو عرف عام میں ناپسندیدہ کہلاتے ہیں اور منکرات میں ہیں وہ تقریباً دنیا کی سب شریعتوں میں حرام ہیں۔ مثلاً بدکاری ہے اس کا حلال ہونے کا کسی شریعت میں تصور میرے علم میں نہیں ہے۔ لیکن سزائیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ ایسی صورت میں قرآن کے حوالے سے نہیں بلکہ بعض بدیوں کو دور کرنے کی خاطر جو سب شریعتوں میں مشترکہ طور پر تسلیم شدہ بدیاں ہیں۔ قانون سازی ہو سکتی ہے۔ لیکن جہاں حد کا معاملہ ہے یہ بحث اٹھے گی کہ حد کس پر لگے گی۔ اس کا فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما چکے ہیں اور بارہا فرما چکے ہیں۔ اس لئے اس بحث کو اٹھانا کسی شخص کا حق ہی نہیں ہے۔ میثاق مدینہ کی رو سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی قوم میں جس میں ہر قسم کے مذہب کے لوگ اور قومیں بستی تھیں مدینے میں ایک قسم کا صدارتی حق حاصل ہو چکا تھا اور عدلیہ کا بھی آخری حق آپ کو تھا چنانچہ اس کو سب نے تسلیم کیا۔ اور یہودی بھی اپنے جھگڑے لے کر آتے رہے۔ اور عیسائی بھی اور مشرکین بھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ ان کے سامنے تین امکانات رکھتے تھے Options کہنا چاہئے۔ یعنی ان کے لئے تین قسم کے اختیارات تھے اول یہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں اس شریعت کے مطابق فیصلہ کروں جو مجھ پر نازل ہوئی۔ تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن تمہاری مرضی کے بعد۔ اس کے بغیر نہیں۔ دوسرا اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری شریعت کے مطابق۔ جس کو تم سچا مانتے ہو فیصلہ کیا جائے۔ تو یہ بھی درست ہے یہ بھی ہو سکتا ہے اور اگر تم چاہتے ہو کہ رواج کے مطابق ہو تو وہ بھی ہو سکتا ہے۔ اتنی Options دیتے تھے اور اس کے بعد جس نے جو Option اختیار کی اس پر سختی سے عمل درآمد ہوتا تھا۔ اختیار ماننے کے بعد کوئی یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ ثالثی کروالی جائے اور جو ثالثی کا رواج ہے اس کے مطابق کروایا جائے۔ چنانچہ وہ جو یہود کے قتل عام کا حکم ہوا تھا وہ یہود کے خود منہ مانگے طریق کے مطابق فیصلہ ہوا تھا انہوں نے ایک طریق پہلے تجویز کیا اس کے مطابق وہ جو بائبل کے قانون کی رو سے تھا پھر یہ بھی مانگا کہ ثالث ہو اور آپ نہ ہوں فیصلہ کرنے والے اور وہ ہو جس کو جو ہمیں قبول ہو۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری شرطیں قبول کرلیں اور ان کے پسند کے ثالث نے ان کی شریعت کے مطابق ان کے قتل عام کا حکم دیا۔ تو شریعت کے نام پر دنیا کو جو مذہب کی آزادی کا حق قرآن کریم نے دیا ہے اس میں دخل اندازی شریعت کے خلاف ہے۔ یہ بنیادی اصول ہے۔ اور جہاں تک حقوق انسانی کا تعلق ہے ایک عام مسئلہ جس میں ہندو، مسلم، سکھ...... اور یہودی عیسائی وغیرہ کی تفریق نہیں ہوتی بلکہ دنیا کی ہر حکومت ان معاملات میں قانون سازی کرتی ہے۔ اس حق عامہ کو استعمال کرتے ہوئے۔ انسانی، سیاسی حق کو استعمال کرتے ہوئے حکومت قانون سازی کر سکتی ہے لیکن اس میں لازماً شرط یہ ہوگی کہ شریعت کے حوالے کے بغیر کرے۔ حقوق انسانی کے حوالے سے کرے اور پھر سب پر اس کا برابر اطلاق ہو۔ اس طرح نظام عدل تو ایک ہی رہے گا کہ ہر شخص کو اس کا بنیادی حق حاصل ہے۔ جو خدا نے دیا ہے کہ تمہیں اپنے مذہب کی پیروی کا حق حاصل ہے۔ اور ہر شخص مذہب کے معاملے میں اس پر عمل درآمد کے معاملے میں آزاد ہے۔ اور جو بھی تمہارا اولی الامر ہے وہ فیصلے کرے اس کی اتباع کرو (۔) (جب تم لوگوں کے درمیان فیصلے کرو تو عدل کے ساتھ کرو) اولوالامر پابند ہے اس بات کا کہ عدل سے ہٹ کر فیصلہ نہیں کر سکتا تو پھر عدل الگ الگ کیسے ہو گیا۔ عدل ایک ہی ہے اور عدل کے تقاضے ہیں یہ عدل کے تابع قانون الگ الگ ہو سکتے ہیں عدل نہیں بدل سکتا۔ عدل اگر نہ ہوتا تو یہ حق کیسے دیتے؟

سوال:- شیطان کو خدا تعالیٰ نے ناری صفت عطا کی تو پھر کیا روز محشر اس کو آگ میں ڈالنا کچھ اس کے لئے سزا ہوگی؟

جواب:- ناری صفت سے کیا مراد ہے؟ کیا وہ ظاہری آگ سے پیدا کیا گیا ہے؟ نہیں۔ تو پھر کیا انسان ناری صفات نہیں ہوتے؟ ہوتے ہیں تو پھر ان کو آگ میں ڈالنے کا سوال کیوں نہیں اٹھتا؟ اگر وہ ظاہری آگ سے بنا ہوا ہے تو جب کسی کے پاس آئے اس کو بھڑک اٹھنا چاہئے، اس کو آگ لگ جائے وہ ختم ہو جائے۔ پھر آزمائش کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، تو شیطان کی آگ، جہاں بھی داخل ہوگی اس کو بھسم کر دے گی، تو وہ آگ اور ہے۔ وہ باغیانہ رجحانات کی آگ ہے، بھڑک اٹھنے کی آگ ہے، ظلم کی آگ ہے، جو انسان میں بھی ہوتی ہے اس کے باوجود اس کا علاج آگ ہی ہے۔

اخبار کی قلمی معاونت کیجئے

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اسے آپ نے اور ہم سب نے مل کر سنوارنا ہے۔ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانا ہے۔ اور اس کے دائرہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنا ہے روز مرہ زندگی کے سینکڑوں تجارب' مشاہدات اور معلومات ایسی ہیں جن میں آپ دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کرکے انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایسے مشاہدات و تجربات اور مختلف واقعات پر اپنے محسوسات و قلبی کیفیات کو تحریر میں ڈھالئے اور ہمیں بھجوایئے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی مرسلہ نگارشات کے انتخاب سے الفضل کو سجائیں گے۔

(ادارہ)

جماعت انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ 2002ء

دس ہزار سے زائد افراد کی جلسہ سالانہ میں شرکت

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ 12 تا 14 رجولائی 2002ء کو مبارک کیمپس' بوگور' مغربی جاوا میں نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر وخوبی منعقد ہوا۔

اس جلسہ میں Western `Sumatra` Central & Eastern Java` Java Bali` Sulawesi` Kalimantan اور Lombok Island کے علاوہ ہمسایہ ممالک جیسے سنگاپور' ملائشیا' فلپائن' جاپان اور پاپوانیوگنی سے بھی نمائندگان نے شمولیت کی۔ حاضرین کی کل تعداد دس ہزار سے زائد تھی۔

اس جلسہ میں سرکردہ حکومتی شخصیات' بادشاہ اور مختلف تنظیموں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ انٹرنیشنل فورم آن اسلامک سٹڈیز کے پروفیسر Dr.M.Dawwam Raharjdo اور ایک سابق منسٹر آف کوآپریٹوز اور Chairman of the Association of Muslim Intellectuals of Indonesia جناب ڈاکٹر Adi Sasono نمایاں ہیں۔

ٹیلی ویژن کوریج

اس جلسہ کو سرکاری ٹیلی ویژن TVRI کے علاوہ دو پرائیویٹ ٹیلی ویژن سٹیشنوں Indosair اور ANTV نے بھی کوریج دی۔ اور جلسہ پر 61 افراد نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی۔

خدمت خلق

جلسہ کے موقع پر معمول کے پروگراموں کے علاوہ خدمت خلق کے بعض خصوصی پروگرام بھی ہوئے جن کا مختصر ذکر ہدیہ قارئین ہے۔

مبارک کیمپس کے اردگرد 240 مستحق خاندانوں کو بنیادی ضروریات کی فوری اشیاء پر مشتمل کھانے کے پیکٹ تقسیم کئے گئے۔

12 رجولائی کو عطیہ خون کا ایک پروگرام ہوا جس میں 78 راحمدیوں نے اپنے آپ کو پیش کر کے ریڈ کراس آف انڈونیشیا کو خون کے 49 تھیلے بطور عطیہ دئے۔

7 ر اور 8 ر جولائی کو مبارک کیمپس میں ہومیو پیتھک کیمپ صبح گیارہ بجے سے تین بجے تک لگایا گیا جس سے 149 مریضوں نے استفادہ کیا۔

مبارک کیمپس اور اس کے اردگرد ماحول کی صفائی کے لئے وقار عمل کیا گیا جس میں سو افراد نے شمولیت کی۔

Pondok Udik Village کے عوام اور انتظامیہ کے ساتھ مل کر رضاکارانہ خدمت کے کام کئے گئے جسے گاؤں کے افراد اور انتظامیہ نے بے حد سراہا۔

افتتاحی اجلاس

نماز جمعہ کے بعد جلسہ کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم عبدالباسط شاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے خطاب فرمایا۔ آپ نے احباب جماعت کو خصوصیت سے اخلاقی و روحانی ترقی کی طرف توجہ دلائی۔

افتتاحی اجلاس کے بعد جلسہ کے پہلے سیشن میں پروفیسر ڈاکٹر دوام (Dawam Rahardjo) نے ``The Usage of Human Resources for the Prosperity of the Ummah`` کے موضوع پر تقریر کی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولانا منیر الاسلام یوسف صاحب' مربی سلسلہ نے ''ضرورت خلافت'' کے موضوع پر کی۔

تیسری تقریر مکرم عبدالرزاق صاحب نے ''دجال اور یاجوج ماجوج'' کے موضوع پر کی۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے اس موضوع کو وضاحت سے بیان کیا۔

پہلے روز دعوت الی اللہ سنٹر کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ شام کو تمام حاضرین جلسہ نے لندن سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے مواصلاتی نظام کے واسطہ سے براہ راست سنا۔ مکرم قمرالدین صاحب مربی سلسلہ نے خطبہ کا رواں ترجمہ کیا۔

دوسرا روز۔13 رجولائی

جلسہ کے دوسرے روز کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا خیرالدین باروس شاہد صاحب مربی سلسلہ پاپوانیوگنی نے درس دیا۔ جلسہ کے دوسرے سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بعض معزز مہمانوں نے تقاریر کیں۔

ایک معزز مہمان Dr.Adi Sasono نے ``The Efficiency of Islamic Economy`` کے موضوع پر کی۔ آپ اس وقت انڈونیشیا کے مسلم دانشوروں کی ایسوسی ایشن ICMI کے چیئر مین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ میں ترقی وکامیابی کے لئے دو خوبیاں بہت نمایاں ہیں۔ اول یہ کہ یہ ایک جماعت ہے اور متحد ہے اور دوسرے یہ کہ اس میں اخلاص ہے۔ اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ان ہی دو باتوں کی بہت ضرورت ہے۔

اس کے بعد مغربی سماٹرا کے مربی سلسلہ مکرم مولانا محی الدین صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے موضوع پر خطاب کیا۔

اس کے بعد چند ایک مزید غیر از جماعت معزز مہمانوں نے تقاریر کیں۔ سب سے اول جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب نے منسٹری آف سوشل افیئرز کی نمائندگی میں جماعت کی خدمت انسانیت کو خراج تحسین پیش کیا اور معاشرتی مسائل کے حل میں جماعت کے کردار کو سراہا اور حکومت کے سوشل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پانچ ملین انڈونیشین روپے کا تحفہ جماعت کو اس کی خدمات کے اعتراف کے طور پر پیش کیا۔ جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سوشل افیئرز کی وزارت میں ڈائریکٹر جنرل فار دی ریسرچ اینڈ سوشل ڈیویلپمنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں۔

اس کے بعد جناب Tosin Sunardi ڈپٹی آف دی سلطان آف The Cirebon Palace' ویسٹ جاوا نے مختصر تقریر کی اور جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

اسی طرح مختلف معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد مکرم مولانا سیوطی عزیز صاحب مربی انچارج انڈونیشیا نے حضرت مسیح موعود کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسرے سیشن کی آخری تقریر مکرم مولانا معراج الدین صاحب نے ''دین میں جہاد'' کے موضوع پر کی۔

جلسہ کے تیسرے سیشن کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے جنرل سیکرٹری Mr.Syukur Rahmat Maskawan نے کی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر جناب Andi Mapasissi نے کی جو سلطنت Bone کے بادشاہ ہیں۔ آپ کو حضور ایدہ اللہ کے دورۂ انڈونیشیا کے دوران حضور سے ملاقات اور بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔

تیسرے سیشن میں لجنہ اماء اللہ کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مکرمہ خدیجہ حارث صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم امیر صاحب نے احمدیوں کے آپس میں شادیاں کرنے کی اہمیت پر خطاب فرمایا۔

شام کے وقت نو احمدیوں کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا ظفراللہ احمد پونتو صاحب' مولانا محی الدین شاہ صاحب اور مکرم مولانا منیر الاسلام یوسف صاحب نے سوالات کے جواب دئے۔

تیسرا روز 14 رجولائی

چوتھے سیشن کی صدارت کے فرائض مکرم Ahmad Supardi صاحب' نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے انجام دئے۔ تلاوت ونظم کے بعد مختلف معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔ سب سے پہلے جکارتہ کے سنٹرل آئی بینک کے صدر ڈاکٹر عبدالمنان Ginting نے تقریر کی۔ انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ بہت سے احباب نے آنکھوں کے عطیات پیش کئے ہوئے ہیں اور یوں بہت عظیم خدمت انسانیت کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ دوسری جماعتوں کے لئے خدمت انسانیت کے میدان میں ایک مثالی کردار رکھتی ہے۔

اس کے بعد وزارت مذہبی امور کے ایک ڈائریکٹر جنرل جناب ایچ۔ ایم۔ Damiri نے خطاب کیا۔ انہوں نے جماعت کی میزبانی اور نیک روایات کو بہت سراہا۔

اس کے بعد سنٹرل آفس آف دی ڈیویلپمنٹ فار ریسرچ' سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے جناب Suhendi نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ کے ان تین دنوں میں میں نے دیکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کے اندر بہت سے مخفی جوہر ہیں جو دوسری تنظیموں میں نہیں ہیں۔ اس سیشن کی آخری تقریر مکرم مولانا ظفراللہ پونتو صاحب نے جس میں آپ نے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی دعوت الی اللہ کی مساعی کا ذکر کیا۔

اختتامی اجلاس

جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی زیر صدارت عمل میں آئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت ترقی کی راہوں پر آگے بڑھ رہی ہے لیکن اس کے ساتھ ہمارے فرائض اور ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ آپ نے تمام کارکنان جلسہ اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آخر پر دعا کروائی اور یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی برکتوں کو دائمی فرمادے اور جماعت انڈونیشیا ہر میدان میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 رنومبر 2002ء)

قیام نماز

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ ایک شام مجھے نبی کریم کا مہمان ہونے کی سعادت حاصل ہوئی حضور ﷺ نے میرے لئے گوشت کا ایک ٹکڑا بھنوایا پھر حضور ﷺ چھری لے کر اس کے ساتھ گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر مجھے دینے لگے۔ ہم کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت بلالؓ نے آکر نماز کی اطلاع دی۔ حضور ﷺ نے چھری ہاتھ سے رکھ دی اور فرمایا اللہ بلال کا بھلا کرے اس کو کیا جلدی ہے (کچھ انتظار کیا ہوتا) اور نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

(ابوداؤد کتاب الطهارة - باب ترك الوضوء)

اپنی کار چوری ہونے سے بچائیں

منظم گروہ وارداتیں کر کے ان کی فروخت کا کام کرتا ہے

وطن عزیز میں کار چوری کے واقعات بڑی باقاعدگی کے ساتھ ہوتے ہیں- کار چوری کی ان وارداتوں میں کون لوگ ملوث ہیں؟ وہ کس طرح سے یہ واردات کرتے ہیں؟ اس سے بچاؤ کیسے ممکن ہے! آیئے دیکھتے ہیں-

سب سے پہلے کار چور مطلوبہ گاڑی کا انتخاب کرتا ہے اور اس کام کے لئے نئی اور سکریچ لیس گاڑی پسند کرتا ہے گاڑی چوری کرنے کے لئے عام طور پر واردات میں دو لوگ شریک ہوتے ہیں تا کہ ایک نگرانی کرے اور دوسرا واردات کرلے- عموماً گاڑی پارک کرنے کے فوری بعد چوری ہو جاتی ہے لیکن چوروں کی تعداد دو ہونے کی صورت میں بعد میں بھی چوری ہو جاتی ہے- اس موقع پر دروازہ کھولنے کے لئے چھوٹی 800 سی سی کار کے لئے لوہے کا ایک پیمانہ استعمال کیا جاتا ہے یہ پیمانہ عین اس مقام پر جہاں لاک لیور ہوتا ہے اندر کی طرف دباتے ہیں تو گاڑی کا دروازہ کھل جاتا ہے' بڑی گاڑیوں کا دروازہ کھولنے کے لئے ماسٹر کی (Key) (چوروں کے پاس موجود ایک مخصوص چابی جس سے وہ ہر طرح کا تالہ کھول لیتے ہیں) استعمال کی جاتی ہے-

اس موقع پر چور کے پاس بالکل نیا اگنائیٹر سوئچ ہوتا ہے گاڑی کی سٹارٹنگ کی تاریں کاٹ کر اس نئے سوئچ میں لگا کر گاڑی سٹارٹ کر لی جاتی ہے اور اس پورے عمل میں تقریباً 3 منٹ لگتے ہیں-

دوسرے طریقہ میں کار چوروں کے ایسے گروہ بنتے ہیں جن میں باقاعدہ لاک ماسٹر یعنی تالے ٹھیک کرنے اور چابیاں بنانے والے بھی شامل ہوتے ہیں یہ لوگ باقاعدہ پلاننگ کر کے گاڑی کی پٹرول کی ٹینکی کا تالہ نکال کر فوری طور پر اس کی ڈپلی کیٹ چابی تیار کر لیتے ہیں اور اس طرح بڑی آسانی سے گاڑی چوری کر لی جاتی ہے-

کار چوری کرنے والے یہ مختلف افراد گاڑیوں کی مختلف اقسام کے لحاظ سے مختلف گروہ بناتے ہیں-

1- چھوٹی گاڑیاں چوری کرنے والے-

2-1300 سی سی سے لے کر 2000 سی سی تک کی گاڑیاں چوری کرنے والے-

3- بڑی جیپیں چوری کرنے والے-

کار چور عموماً ایسی گاڑی چوڑی کرتے ہیں جس کو چوری کرنے میں زیادہ وقت محسوس نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ موجودہ حالات میں چونکہ لوگوں نے حفاظتی تدابیر اختیار کرتے ہوئے خاص اقسام کی اینٹی تھیفٹ ڈیوائس استعمال کرنا شروع کر دی ہیں اس لئے اب وہ لوگ اسلحہ کے زور پر گاڑی مالک سے چھین لیتے ہیں یہاں پر یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ عام الیکٹریشن کے ذریعے لگوایا گیا چور سوئچ کسی اہمیت کا حامل نہیں ہوتا یہ چور سوئچ نہیں بلکہ ''تیار سوئچ'' کہلاتا ہے کیونکہ اس سے گاڑی صرف دوستوں سے محفوظ رکھی جاسکتی ہے-

کروک لاک گو کہ ایک محفوظ طریقہ ہے لیکن یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ لوگوں کو کروک لاک کو صحیح طرح سے استعمال کرنے کا طریق نہیں آتا عام طور پر ڈرائیور حضرات یہ لاک اتنا ڈھیلا لگاتے ہیں کہ چور ذرا زور سے سٹیئرنگ دبا کر یہ لاک نکال لیتے ہیں اور گاڑی آسانی سے چوری ہو جاتی ہے-

گاڑی کہاں سے چوری ہوتی ہے؟

عام طور پر زیادہ تر گاڑیاں پبلک مقامات یعنی مارکیٹ مساجد اور پارکوں وغیرہ سے چوری ہوتی ہیں اس کے علاوہ شہر کی نئی آبادیوں میں گھروں کے باہر کھڑی گاڑیاں بھی مخصوص اوقات میں چوری ہو جاتی ہیں جبکہ گاڑی چھیننے کی وارداتیں زیادہ تر سنسان مقامات پر ہوتی ہیں-

کار چور کون ہوتے ہیں؟

کار چوری چونکہ نہایت آسان کام ہے اور اس سے فوری طور پر رقم بھی حاصل ہو جاتی ہے اس لئے ہر جرائم پیشہ شخص پھر خاص طور پر وہ جو جلدی پیسہ کمانا چاہتا ہے اس کام کو ترجیح دیتا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ کسی کے گھر میں چوری کرنے میں چور کو بہت سی مشکلات بھی پیش آتی ہیں اور پھر اس کو اس بات کا کوئی پختہ یقین بھی نہیں ہوتا کہ اس کے ہاتھ وہاں سے اتنی خطیر رقم آئے گی اور پھر وہاں سے چوری شدہ سامان بھی ٹھکانے لگانا خاصا مشکل ہوتا ہے اس لئے کار چوری جرائم پیشہ افراد کا پسندیدہ جرم بنتا جا رہا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کار چور پکڑے جانے کی صورت میں بھی یہ کام نہیں چھوڑتا بلکہ جیل سے رہا ہو کر دوبارہ یہی کام کرتا ہے-

گاڑیاں کہاں جاتی ہیں

گاڑیاں چوری ہونے کے بعد علاقہ غیر درہ آدم خیل پہنچ جاتی ہیں جہاں پر گاڑیوں کی ٹمپرنگ کے لئے باقاعدہ ایک انڈسٹری قائم ہے جس میں تمام اقسام کی گاڑیوں کی چیسز ڈائی ہوتی ہیں یہاں پر یہ بات خاص طور قابل ذکر ہے کہ کچھ منظم افراد نے ان نمبروں کی ٹمپرنگ کے لئے جاپان سے ڈائی منگوائی ہوئی ہے گاڑیوں کے اصل انجن نمبر اور چیسز نمبر کو گرائنڈر کے ذریعے رگڑ کر ختم کر دیا جاتا ہے بعد ازاں اس جگہ کو گرم کر کے اس ڈائی کے ذریعے وہاں پر دوسرے نمبر لگا دیئے جاتے ہیں-

گاڑیوں کی ڈسپوزل

چور گاڑی چوری کرنے کے بعد گاڑی مختلف ڈیلرز کو (جو کہ چوری کی گاڑیاں خریدتے ہیں) فروخت کر دیتے ہیں یہ ڈیلرز ملتان' نوشہرہ' اٹک' حیات آباد پشاور' ساہیوال' فیصل آباد اور میانوالی وغیرہ میں ہیں اصل میں یہ تمام لوگ باڑہ' ایبٹ آباد' درہ آدم خیل' بٹ خیلہ' مردان اور ڈیرہ اسماعیل خان میں موجود ڈیلروں کے سب ڈیلر ہوتے ہیں- چوری ہونے والی اور چھینی جانے والی گاڑیوں میں سے 95% گاڑیاں یہاں پہنچ جاتی ہیں یہاں پر ایسی گاڑیوں کی بہت بڑی اور بہت منظم منڈی قائم ہے یہاں پر تمام گاڑیاں جعلی کاغذات کی تیاری اور ٹمپرنگ کے بعد برائے فروخت تیار ہوتی ہیں یہاں سے کچھ گاڑیاں ایران اور افغانستان چلی جاتی ہیں جبکہ 75% گاڑیاں مکمل تیاری کے بعد کراچی' لاہور اور فیصل آباد وغیرہ میں فروخت ہو جاتی ہیں اس کے علاوہ علاقہ غیر میں کچھ با اثر لوگ چوری شدہ اور چھینی ہوئی گاڑیاں بغیر کسی تبدیلی کے بھی اپنے زیر استعمال رکھتے ہیں-

ان تمام باتوں کے باوجود بھی ایسی گاڑیوں کے خریدار کو اس گاڑی کی اصل حالت کے بارے میں پتہ ہوتا ہے اور مختلف طرح کے جرائم پیشہ اور با اثر لوگ ہی ایسی گاڑیاں لیتے ہیں-

عام طور پر 800 سی سی اور 1000 سی سی کی نئی گاڑیاں چوری کی جاتی ہیں جبکہ بڑی گاڑیاں چھینی جاتی ہیں 1000 سی سی کی گاڑی چوروں کی ہاٹ فیورٹ گاڑی ہے-

قیمت فروخت

یہاں پر یہ بات بڑی عجیب ہے کہ کار چوروں کو ان گاڑیوں کے عوض کوئی لاکھوں روپے نہیں ملتے بلکہ وہ لاکھوں روپے کی یہ گاڑیاں صرف چند ہزار روپے کے عوض بیچ دیتے ہیں-

چوری شدہ گاڑیوں کی رجسٹریشن کا طریقہ

گاڑی کی قسم کے مطابق ایکسائز کے دفتر سے فائل چوری کروائی جاتی ہے اور اس فائل کی باقاعدہ قیمت ادا کی جاتی ہے جو کہ 25 ہزار سے 50 ہزار روپے تک ہوتی ہے پھر اس فائل کے مطابق گاڑی تیار کر کے کسی دوسرے ضلع میں اس کی رجسٹریشن کروا لی جاتی ہے اس کے علاوہ بعض اوقات پاکستان میں تیار ہونے والی گاڑیوں کے جعلی کاغذات چھپوا لئے جاتے ہیں جو کہ اصل جاری شدہ کاغذات کے عین مطابق ہوتے ہیں مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ ایسے کاغذات کمپنی سے بھی تصدیق ہو جاتے ہیں چونکہ ان کا کمپیوٹر میں ریکارڈ ہوتا ہے کہ یہ گاڑی کمپنی نے فروخت کی ہوئی ہے-

اس کا ایک طریقہ رائج یہ ہے کہ ایک اصل گاڑی خرید لی جاتی ہے اور پھر اس خریدی ہوئی گاڑی کے عین مطابق جعلی کاغذات تیار کر لئے جاتے ہیں اور پھر مختلف جعلی کاغذات کے ذریعے گاڑی پاکستان کے مختلف صوبوں اور شہروں میں رجسٹرڈ کروا لی جاتی ہے پھر چوری شدہ گاڑیاں ان رجسٹریشن بکس کے مطابق تیار کر کے (ٹمپرنگ کے ذریعے) فروخت کر دی جاتی ہیں- (روزنامہ جنگ 19 فروری 2000ء)

ٹائپ رائٹر۔ ایک اہم ایجاد

دنیا کے کسی بھی ملک میں شاید ہی کوئی دفتر ایسا ہوگا جس میں ٹائپ رائٹر موجود نہ ہو۔ کسی بھی دفتر میں چلے جائیں' ٹائپ رائٹر کی ٹک ٹک کی آواز ضرور کانوں میں پڑتی ہے۔ جس طرح ہمارے کان گھڑیال یا گھڑی کی آواز سے بہت زیادہ آشنا ہوتے ہیں' اسی طرح ٹائپ رائٹر کی آواز بھی اکثر ہمارے کانوں میں پڑتی رہتی ہے۔

دور جدید کی کاروباری دنیا میں ہر کوئی یہی چاہتا ہے کہ خطوط اور دستاویزات صاف ستھری لکھی ہوئی ہوں۔ لیکن موجودہ صدی کے آغاز تک دفتر میں ہزاروں کلرک سارا سارا دن کاروباری خطوط اور دفتری دستاویزات کی صاف اور خوشخط نقول تیار کرتے رہتے تھے۔ ان کی لکھائی کی اوسط رفتار 15 سے 20 الفاظ فی منٹ ہوتی تھی جبکہ آج کل ایک مستعد ٹائپسٹ کی رفتار 80 سے 100 الفاظ فی منٹ ہوتی ہے۔ گویا یہ سب کمالات ٹائپ رائٹر کے ہیں جس کی بدولت کم وقت میں زیادہ اور خوشخط لکھائی ممکن ہوئی۔

(ایجادات اور دریافتیں سے اقتباس)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

☆ مکرم سید ڈاکٹر حمید اللہ نصرت پاشا صاحب لکھتے ہیں خاکسار کے والد سید حضرت اللہ پاشا صاحب مرحوم کی وفات پر احباب جماعت کی طرف سے بصد شفقت پیغامات تعزیت موصول ہوئے ہیں۔ خاکسار اپنی والدہ صاحبہ' بھائی اور بہن کی جانب سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

ولادت

☆ مکرم شریف احمد دہڑھوی صاحب انسپکٹر وقف جدید ربوہ لکھتے ہیں میرے بیٹے مکرم حامد احمد صاحب محمود جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21 ستمبر 2002ء کو دوسرا بیٹا عطا کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کا نام ''عاقب احمد'' عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم نور محمد صاحب ناصر آباد غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک' خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا ذریعہ بناوے۔ آمین

ضرورت D.P.E

☆ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کو ایک مستعد اور فعال ادارہ میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے D.P.E کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن ربوہ صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے مورخہ 30/12/02 تک زیر دستخطی کو بھجوا دیں۔ آرمی یا کسی مستند ادارہ میں کام کا تجربہ رکھنے والے امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ تعلیم پوسٹ گریجوایشن (ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن) یا ایم اے فزیکل ایجوکیشن

اپنی درخواست کے ساتھ درج ذیل دستاویزات منسلک کریں۔ حالیہ ایک عدد کلر فوٹو' میٹرک انٹر اور پوسٹ گریجوایشن کی مصدقہ نقول اور تجربہ کا سرٹیفکیٹ (اگر رکھتے ہوں تو) (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

ہومیو پیتھک علمی نشست

مورخہ 27 دسمبر 2002ء دسمبر بروز جمعہ۔ نماز جمعہ کے معاً بعد نصرت جہاں اکیڈمی (انٹر کالج) ہال ربوہ میں ایک ہومیو پیتھک علمی نشست بعنوان ''سگریٹ نوشی اور دل کے امراض'' ہو گی تمام ہومیو پیتھک ڈاکٹرز' لیڈی ہومیو پیتھک ڈاکٹرز اور شائقین ہومیو پیتھی حضرات سے بڑھ چڑھ کر شمولیت کی درخواست ہے۔

(صدر احمدیہ ہومیو پیتھک میڈیکل ریسرچ ایسوسی ایشن)

اعلان داخلہ

☆ حکومت پاکستان منسٹری آف ایجوکیشن سنٹر آف ایکسیلنز ان واٹر ریسورس انجینئرنگ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے مندرجہ ذیل مضامین میں ایم ایس سی' ایم فل اور Ph.D میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ انجینئرنگ ہائیڈرالوجی' واٹر ریسورسز انجینئرنگ' واٹر ریسورسز مینجمنٹ اور ہائیڈرو پاور انجینئرنگ (صرف ایم ایس سی) داخلہ فارم 4 جنوری 2003ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 14 دسمبر۔

☆ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے فزکس' اپلائیڈ کیمسٹری اور ریاضی میں M.Phil کے لئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 21 دسمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 15 دسمبر 2002ء

(نظارت تعلیم)

میڈیکل/ڈینٹل کور میں کمیشن حاصل کیجئے

☆ پاکستان آرمی میڈیکل/ڈینٹل کور میں شارٹ سروس ریگولر کمیشن حاصل کرنے کے لئے مرد/خواتین ڈاکٹرز سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ درخواستیں 31 دسمبر تک جمع کروائی جا سکیں گی۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے جنگ 16 دسمبر۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دار العلوم شرقی نور لکھتے ہیں کہ خاکسار کا بھتیجا مکرم محمد نصر اللہ صاحب ولد مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب چک نمبر 327/H.R فورٹ مروٹ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر مورخہ 14 جولائی 2002ء کو 45 سال کی عمر میں بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ مقامی مربی صاحب نے پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے ہی کرائی۔ مرحوم کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں جو ابھی چھوٹے ہیں۔ مرحوم میرے پھوپھی زاد بھائی مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب کے بڑے فرزند اور مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ ہر ایک کے ہمدرد اور جماعت سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 23/دسمبر 2002ء

12.10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	چلڈرنز کلاس حصہ اول
1-40 a.m	مجلس سوال و جواب
2-45 a.m	مشاعرہ
3-30 a.m	ملاقات
4-30 a.m	گھوڑا گلی کی سیر اور تعارف
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز پروگرام
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	کوئز پروگرام
8-15 a.m	اردو کلاس
9-20 a.m	فرانسیسی سروس
10-00 a.m	چائنیز سیکھئے
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	تعارف کتب
12-55 p.m	تقریر
1-45 p.m	مجلس سوال و جواب
2-45 p.m	کوئز پروگرام
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	سکردو کی سیر اور تعارف
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
5-20 p.m	اردو کلاس
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	جرمن سروس
10-00 p.m	جرمن پروگرام
11-00 p.m	لقاء مع العرب

منگل 24/دسمبر 2002ء

12-00 a.m	عربی سروس
1-00 a.m	بچوں کے کارٹون
1-40 a.m	مجلس سوال و جواب
2-45 a.m	کوئز پروگرام
3-25 a.m	فرانسیسی سروس
4-25 a.m	سکردو کی سیر
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-00 a.m	واقفین نو بچوں کا پروگرام
6-30 a.m	گلدستہ پروگرام
7-20 a.m	ہماری کائنات
8-15 a.m	علمی اردو کلاس
9-15 a.m	سیرت حضرت مصلح موعود
10-00 a.m	خطبہ جمعہ 28-12-90
11-00 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-35 a.m	لقاء مع العرب
12-55 p.m	سواحیلی سروس
1-25 p.m	مجلس سوال و جواب
3-15 p.m	سیرت حضرت مصلح موعود
4-15 p.m	انڈونیشین سروس
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
5-55 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	خطبہ جمعہ 28-12-90
9-30 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 25/دسمبر 2002ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	واقفین نو کا پروگرام
1-40 a.m	تقریر
2-40 a.m	تعارف
3-40 a.m	خطبہ جمعہ 28-12-90
4-40 a.m	اردو تقریر
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز پروگرام گلدستہ
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-45 a.m	ہماری کائنات
8-15 a.m	اردو کلاس
9-20 a.m	سیرت حضرت مصلح موعود
10-00 a.m	خطبہ جمعہ 28-12-90
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سواحیلی سروس
1-55 p.m	مجلس سوال و جواب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	سیرت حضرت مصلح موعود
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' تاریخ احمدیت
5-50 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	خطبہ جمعہ
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m	لقاء مع العرب

جمعرات 26/دسمبر 2002ء

12-10 a.m	عربی سروس

باقی صفحہ 8 پر

خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	20۔دسمبر	زوال آفتاب :	12-06
جمعہ	20۔دسمبر	غروب آفتاب :	5-10
ہفتہ	21۔دسمبر	طلوع فجر :	5-35
ہفتہ	21۔دسمبر	طلوع آفتاب :	7-02

بجلی کے نرخوں میں کمی کر دی گئی بیرانے تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے پیش نظر بجلی کے نرخوں میں 12 سے 19 پیسے فی یونٹ تک کمی کر دی ہے۔ 50 یونٹ سے زائد پر 17 پیسے اور کمرشل صارفین کے لئے 19 پیسے فی یونٹ کمی کی گئی ہے۔

جمالی 30 دسمبر کو اعتماد کا ووٹ لیں گے وزیر اعظم جمالی 30 دسمبر کو قومی اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گے۔ متحدہ مجلس عمل نے کہا ہے کہ وہ مذاکرات ناکام ہونے کی وجہ سے جمالی کو اعتماد کا ووٹ نہیں دیں گے۔

جمالی ترکمانستان جائیں گے ۔وزیر اعظم جمالی 27 دسمبر کو ترکمانستان کے دارالحکومت اشک آباد میں شروع ہونے والی سربراہ کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ کانفرنس میں ترکمانستان سے پاکستان تک گیس پائپ لائن کی تعمیر کے سلسلہ میں سمجھوتے پر دستخط ہونگے۔ یہ پائپ لائن افغانستان کے راستے پاکستان آئے گی۔

امین فہیم کا استعفیٰ نامنظور پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرین کے سربراہ امین فہیم نے مرکز میں حکومتی سازی کی کوششوں کو منظم طریق پر سبوتاژ ہونے اور سندھ میں فری ہینڈ نہ ملنے کی وجہ سے جو بددلی تھی اس بنا پر عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ لیکن بے نظیر بھٹو نے اس استعفیٰ کو نامنظور کر دیا۔ بے نظیر نے کہا کہ حکومت سازی میں نقصان 10 غداروں کی وجہ سے ہوا ہے۔

میاں اظہر کے خلاف تحریک واپس میاں اظہر کے خلاف تحریک عدم اعتماد واپس لے لی گئی ہے۔ وزیر اعظم ہاؤس میں جمالی، اظہر، شجاعت، مجید ملک اور لالیکا کے دوران ہونے والی تفصیلی ملاقات کے بعد یہ فیصلہ پارٹی میں انتشار کو روکنے کیلئے کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ کا انتقال ممتاز مذہبی سکالر اور دانشور ڈاکٹر حمید اللہ 95 برس کی عمر میں فلوریڈا امریکہ میں انتقال کر گئے۔ انہیں امریکہ میں ہی دفن کیا گیا۔

نیب نے 160 ارب روپے وصول کئے
چیئرمین قومی احتساب بیورو (نیب) لیفٹیننٹ جنرل منیر حفیظ نے بتایا کہ گزشتہ تین برس میں نیب نے نادہندگان اور بدعنوان عناصر سے 160 ارب روپے وصول کئے ہیں۔ قومی دولت باہر لے کر فرار ہونے والے اشخاص کو پاکستان لانے کی کوششیں جاری ہیں۔

سعودی اور پاکستانی شہریوں سے امریکہ کو خطرہ امریکہ نے پاکستان اور سعودی عرب کو بھی ان ممالک کی فہرست میں شامل کر لیا ہے جن کے شہریوں سے اس کی قومی سلامتی کو خطرے کا سامنا ہے۔ امریکی محکمہ انصاف کے اعلان کی رو سے ان دونوں ملکوں سے تعلق رکھنے والے سولہ سال یا اس سے زائد عمر کے مردوں کو امریکہ داخلے پر حکومت کے پاس اپنا نام درج کرانا ہوگا اور اپنی تصویر اور انگلی کے نشان جمع کروانے ہونگے۔ رجسٹریشن نہ کروانے پر ملک بدر کر دیا جائے گا۔ اس امتیازی قانون کا اطلاق گرین کارڈ ہولڈرز اور ملازمت کا ویزہ رکھنے والوں پر نہیں ہوگا۔ یہ پابندی ان تمام افراد پر لاگو ہوگی جو 30 ستمبر 2002ء تک امریکہ میں داخل ہوئے تھے۔

امریکی فیصلے پر تنقید واشنگٹن میں پاکستان کے نائب سفیر محمد صادق نے امریکہ کے اس فیصلے پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قطعاً غیر ضروری تھا کیونکہ امریکہ پر کئے گئے حملوں میں کوئی پاکستانی شامل نہیں تھا۔ مسلمانوں اور تارکین وطن کے حقوق کی تنظیموں نے بھی اس فیصلے پر کڑی تنقید کی ہے۔ بی بی سی کے مطابق اس فیصلے پر احتجاج کیا جا رہا ہے۔ ٹائم میگزین کے ایلکس پیری نے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایک طرف پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف اتحادی دوست اور دوسری طرف پاکستانی عوام کو مشکوک قرار دیا جا رہا ہے۔ پاکستان اور سعودی عرب کے علاوہ جن اٹھارہ ملکوں کو اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ ان میں عراق، ایران، لیبیا، سوڈان، شام، افغانستان، الجیریا، بحرین، اریٹیریا، لبنان، مراکش، شمالی کوریا، عمان، قطر، صومالیہ، تیونس، متحدہ عرب امارات اور یمن ہیں۔

سعودی تاجر اور امریکی بنک سعودی عرب کے ارب پتی تاجروں نے امریکہ میں مسلمانوں کے خلاف بڑھتی ہوئی نفرت کے بعد امریکی بنکوں سے سرمایہ نکلوانا شروع کر دیا ہے۔ ایک ماہ میں سعودی تاجروں نے سٹی بنک، بینکرز ٹرسٹ اور نیویارک بنک سے 200 بلین ڈالر سے زائد رقوم نکلوالیں۔ امریکی اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ حکومت اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کرے۔

مسجد پر حملہ بھارتی صوبہ گجرات میں احمد آباد کے نزدیکی شہر بڑودہ میں بلوائیوں نے ایک مسجد پر حملہ کر دیا۔ مسلمانوں کی املاک نذر آتش کیں۔ مزید آٹھ افراد زخمی ہوگئے۔ 3 روز سے کرفیو جاری ہے۔

برطانوی مطالبہ مسترد شام نے فلسطینی گروپوں پر پابندی کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ شام کے صدر بشار الاسد نے ملکہ الزبتھ پرنس آف ویلز شہزادہ چارلس اور حزب مخالف کے کئی رہنماؤں سے لندن میں ملاقات کی۔

گھروں کو پھولوں سے سجائیں
گلشن احمد نرسری میں گلاب کی تازہ ورائٹی خوبصورت رنگوں کالا، سفید، پیلا، سرخ وغیرہ میں موجود ہے۔ نیز موسم سرما کے پھولوں کی پنیریاں وربینیا، انٹرینیم، بجری وغیرہ دستیاب ہیں۔ رابطہ فون 215206-213306
(انچارج گلشن احمد نرسری۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 7

1-25 a.m	خطبہ جمعہ
2-25 a.m	گلدستہ
3-00 a.m	ہماری کائنات
3-30 a.m	مجلس سوال وجواب
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 a.m	مجلس سوال وجواب
6-30 a.m	فوٹوگرافی
7-30 a.m	کینیڈین سروس
8-15 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
9-55 a.m	ترجمۃ القرآن
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سندھی پروگرام
1-20 p.m	سیرت حضرت مسیح موعود
1-45 p.m	مجلس سوال وجواب
2-45 p.m	سنگ میل
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	فوٹوگرافی
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-50 p.m	مجلس سوال وجواب
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	ترجمۃ القرآن
9-00 p.m	جرمن سروس
10-00 p.m	فرانسیسی سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
قرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

رُوحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

کوٹھی برائے فوری فروخت
تین بیڈ روم بمعہ ملحقہ باتھ۔ نیچے، ایک بیڈ روم بمعہ باتھ اوپر کچن اوپر نیچے بہت بڑا ڈرائنگ روم ڈائننگ روم، ٹی وی لاؤنج اور سٹنگ روم کارپورچ صحن، لان، سٹور اور سٹڈی رقبہ ایک کنال

درمیانہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
علاوہ اصفہان کشمیر کاشانی ٹیبل ڈیزائن کوکشن، غالیچے وغیرہ
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
احمد مقبول کارپٹس
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6308163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
فون دکان 212868 رہائش 212867

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

معیاری ریڈی میڈ ملبوسات اور
سکول یونیفارم: (نصرت جہاں اکیڈمی اور دیگر تمام تعلیمی اداروں کے طلباء وطالبات کیلئے۔)
شہزادہ گارمنٹس
محسن بازار، اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون: 212039

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61